خدا کے ذکر سے خالی رہا ہے فلسفہ جس کا
خدا کرے کہ اسے راہ حق نظر آئے

عقل کہتی ہے میں نے جانا ہے
عشق کہتا ہے میں نے دیکھا ہے
عقل گوید شش جهت حد است و بیرون راه نیست
عشق گوید راه هست و رفته‌ام من بارها
"عقل کہتی ہے کہ چھ سمتوں (مادی دنیا) سے باہر کوئی راستہ نہیں؛ عشق کہتا ہے کہ راستہ موجود ہے، اور میں کئی بار اس پر چل چکا ہوں۔"

عبدالقادر بیدل کہتے ہیں
دل اگر می داشت وسعت بے نشاں بود ایں چمن
رنگ مے بیروں نشست از بسکہ مینا نگ بود

صوفیانہ اور فلسفیانہ نقطۂ نظر سے شاعر کہتا ہے کہ کائنات اور اس کے مظاہر (یہ باغ، یہ دنیا) دراصل خدا کی ان تجلیات (خوبصورتی اور جلال) کا عکس ہیں جو انسان کے دل میں سما نہ سکیں۔ شاعر دل کی تنگی کو شراب کی صراحی (مینا) سے تشبیہ دیتا ہے کہ چونکہ انسان کا دل صراحی کی طرح تنگ تھا، اس لیے اس میں خدا کی بے پناہ وسعتیں نہ سما سکیں اور شراب کا رنگ (تجلّیات کا عکس) چھلک کر صراحی سے باہر آ گیا، جس نے اس دنیا اور کائنات کی شکل اختیار کر لی۔

علامہ اقبال نے اس شعر پر یہ نظم لکھی

مرزا بیدل

ہے حقیقت یا مری چشم غلط بیں کا فساد
یہ زمیں، یہ دشت، یہ کہسار، یہ چرخ کبود

کوئی کہتا ہے نہیں ہے، کوئی کہتاہے کہ ہے
کیا خبر، ہے یا نہیں ہے تیری دنیا کا وجود
میرزا بیدل نے کس خوبی سے کھولی یہ گرہ
اہل حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود

دل اگر میداشت وسعت بے نشاں بود ایں چمن
رنگ مے بیروں نشست از بسکہ مینا تنگ بود